دنیا کی دو بڑی جماعتیں

ایک لیکچر

جو کتری گوبند رام سوامی باشندہ رانی پور

ضلع انبالہ ملازم گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس شملہ

نے

۱۸۹۹ء کو آریہ سماج شملہ کے سالانہ جلسہ میں

دیا تھا

سنہ ۱۸ ء

دیو ہتکارن پریس انارکلی لاہور میں موتی داس کے اہتمام سے چھپا

پہلی مرتبہ (۲۵۰) کاپیاں ..... قیمت ۳/

دنیا کی دو بڑی جماعتیں

جب مذہبی دنیا کی ظاہری صورت اور ناموں پر نظر ڈالی جاتی ہے
تو لاکھوں کروڑوں طرح کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ کوئی اپنے کو عیسائی
کہتا ہے کوئی محمدی بتلاتا ہے کوئی ہندو نام رکھتا ہے۔ کوئی بدھ
ہونے کا فخر کرتا ہے۔ کوئی اپنے کو بائیبل کا پیرو بتلاتا ہے۔ کوئی
قرآن کو الہامی کتاب جانتا ہے۔ کوئی ویدوں ہی میں دنیا کی شروع
سے اخیر تک کے علوم اور صداقتوں کو بند بتلاتا ہے۔ کوئی جٹا دھاری
ہے۔ کسی نے گھوٹ منڈایا ہوا ہے۔ غرضکہ جس کو دیکھو اپنی علیحدہ
ہی صورت اور جدا ہی عقیدہ ظاہر کرتا دیکھا جاتا ہے ؎

باوجودیکہ بیرونی حالات شکل اور عقیدوں وغیرہ میں اس قدر
اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر دھرم کے بھاری اور بنیادی اصولوں کے
لحاظ سے کل مذہبی دنیا دو بڑی جماعتوں یا سماجوں میں تقسیم ہو سکتی
ہے ؎

اول وہ لوگ جنہوں نے اپنا سب کچھ سنسار کی بھلائی اور سچائی اور
انصاف کے راستہ میں قربان کرنے کے لئے سمجھا ہوا ہے۔ جن کے بھیتر
سے جن کے باہر سے جن کے من سے جن کے وچن سے ہر وقت
ہر حال میں مصیبت میں خوشی میں سچائی۔ انصاف اور پریم کی بے

ہوتی ہے۔ اون کا منہ سچائی اور انصاف کے پہول برساتا ہے۔ اُن
ہاتھ سچائی۔ انصاف اور بہلائی کے کام کرتے ہین۔ اون کے پاؤن
سچائی انصاف اور بہلائی کے کامون پر چلکر جاتے ہین۔ غرضیکہ
اُن کے ہر ایک جسمانی۔ روحانی اور عقلی طاقت سے دیا اور پریم کا چھینٹا
نہراتا ہے۔ حق کی جے ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کے جھوٹ اور بے
ایمانی کا منہ کالا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ بال بچون اور استری کے سنگ
مین رہتے ہین مگر ان کے موہ جال مین پڑکر وہ کبہی سچائی اور انصاف کے
عالمگیر اصولون سے منہ نہین موڑتے۔ ایسے لوگ دہن دولت کماتے
ہین۔ مگر کیا اون کے کمانے مین اور کیا اوس کے خرچ کرنے مین سچائی
انصاف اور ایشور پریم کی عظمت کو ظاہر کرتے ہین۔ غرضیکہ وہ لوگ
کہ جو اِس تمام برہمانڈ کے پرم مالک پر پورا پورا بہروسہ کرکے اپنی
زندگی کو سچائی انصاف اور بہلائی کے راستہ مین قربان کرنا ہی اپنا
سب سے بڑا فرض سب سے بڑی راحت جانتے ہین۔ دہن جاتا رہے
گھر بار جاتا رہے۔ عزت جاتی رہے۔ گھر اور سوسائٹی کے لوگ جواب
دیدیوین۔ مگر سچائی اور انصاف کے عالمگیر اور بڑے طاقتور
اصولون کی صدق دل سے پیروی کرکے پرماتما کی مہان مہان کرتے
چلے جاتے ہین۔ نہ دوست کے واسطے کبہی جھوٹ بولتے ہین نہ دشمن
کے واسطے کبہی فریب کا جال بچھاتے ہین۔ جو اپنی بیاہی بیوی کے
سوائے کل سنسار کی عورتون کو مان بہن اور لڑکی کے برابر سمجھتے ہین
جو نہ اپنے ذائقہ کے لئے اور نہ اپنے یا غیرون کے بچانے
کے لئے کبہی کسی حال مین کسی بے گناہ آدمی یا جانور کی

جان لینا تو درکنار تکلیف دینا بھی روا نہیں سمجھتے وغیرہ وغیرہ اس قسم کے لوگ (خواہ وہ کسی دیس یا کسی قوم کے ہوں کسی قسم کا لباس رکھتے ہوں کسی صورت و شکل کے ہوں خواہ شان رکھتے ہوں یا گھوٹ منڈا یا ہوا ہو خواہ لمبی دھوتی رکھتے ہوں یا بڑا غرارہ اور پتلون پہنے ہوئے ہوں ۔ جگت سیٹھ ہوں یا چار کوڑی کا ایک روزی کماتے ہوں ۔ عیسائی اپنا نام رکھتے ہوں یا اپنے آپ کو موسائی کہتے ہوں دل میں پرمیشور کا دھیان کرتے ہوں یا اپنی بچوں جیسی عقل کے موافق کوئی مورتی سامنے رکھ کر گھنٹے گھڑیال سے اپنا پریم ظاہر کرتے ہوں) دھرماتما دھرمی اور خدا پرست ہیں ۔

دوسرے وہ لوگ ہیں کہ جن کے انتہ کرن جھوٹ چھل کپٹ اور ہر ایک قسم کی شرارت اور بدکاری کے کیچڑ سے بھرے ہوئے ہیں جدھر جاتے ہیں جو کام کرتے ہیں ۔ دنیا کے راستہ میں جھوٹ فریب اور بدکاری کے گڑھے کھودتے چلے جاتے ہیں ۔ بے ایمانی جھوٹ اور فریب سے روپیہ کماتے ہیں اور عیاشی و حرامکاری کے سامانوں میں صرف کرتے ہیں اپنے کاروبار اور ہر ایک برتاؤ میں جھوٹ اور حکمت عملی اور ریاکاری کا زہر گھول کر دنیا میں وہ فساد اور ابتری برپا کرتے ہیں کہ جن کی طفیل بڑے بڑے خاندان اور کارخانے تباہ ہوتے چلے جاتے ہیں چند روزہ دولت اور نام حاصل کرنے کے شوق میں سچائی اور انصاف کے اٹل قانونوں سے منہ موڑتے ہیں اور آخر کار اپنی کرنی سے چکنا چور ہو کر جہنم آباد کا راستہ لیتے ہیں ۔ نہ مظلوم کو دیکھتے ہیں نہ بے گناہ کو دیکھتے ہیں ۔ دو کوڑی کے لئے خدا ۔ عاقبت اور ایمان سب کو

بازارون دفترون اور کارخانون مین انسلام کرنے مین دریغ نہین کرتے *

جو کچہریون اور عدالتون مین منصفون اور اہلکارون کا سوانگ بہرے ہوئے حرامی مال سے اور غریبون اور بیگناہون کے خون سے اپنے شیطانی جسم کو پالتے ہین - جو کالی پیلی وردی پہنکر زبردستون کے سامنے گیدڑ اور غریبون کے ستانے کے لئے شیر بنجاتے ہین - جو وکیلون سرپنچون کا سوانگ بہر کر لوگون مین فیصلہ اور صلح کرانیکے بجاے جھوٹے مقدمے لڑا لڑا کر روپیہ اکٹھا کرتے ہین اور اوس روپئے سے بڑے بڑے محلات اور بگھی شکرم وغیرہ بنا کر جنٹلمین اور معززون کا سوانگ بہرتے ہین جو بارہ گرہ کو گز اور بارہ چٹانک کو سیر بنا بنا کر لوگون کے کپڑے اتارتے ہین - اور برادری مین سیٹھ جی پنچ جی کا پگڑ باندہ کر بیٹھتے ہین جو اپنی مان بہنون کو مان بہن سمجھتے ہین - لیکن دوسرون کی مان بہنونکو بیسوا اور کسبی کے برابر جانکر بدنیتی کی نگاہ سے دیکھتے ہین - جو جھوٹے تمسک اور جھوٹے بہی کھاتے چیتتے ہین اور قلم قصائی کا سا ملکر کے لوگون کے گہر بار نیلام کرتے ہین جو اپنی بیویون کو تو پارسائی کا اوتار چاہتے ہین اور نہین چاہتے کہ سورج بہی اپنی نگاہ سے اُن کے پردہ حیا مین فرق ڈالے یا باہر کی ہوا اون کے بدن سے لگ کر اون کی عصمت کو خراب کردے - اور خود طوائفون اور بدکار عورتون کو اسطرح سر پر بٹہا دیتے ہین کہ جیسے ایک سعادتمند لڑکا اپنی والدہ کو دیا کرتا ہے اور اُن کی چرن سیوا کو اپنی عزت اور امیری کا طرہ سمجھتے ہین - وغیرہ وغیرہ ایسے لوگ خواہ وہ ہندوستان کے ہون یا انگلستان کے ہون

جگنناتھ کے پنڈے ہون یا مکے کے مجاور ہون ۔ سر پر جٹیان بڑہا کر کھڑاون پر چلتے ہون یا گھوٹ منڈا کر لمبی داڑہی رکھتے ہوان خواہ بیدو شاستر کی دوہائی دیکر اُپدیشکون کا سوانگ بہرتے ہون یا [illegible] انجیل بغل مین دبا کر بازارون مین وعظ کرتے ہون ۔ اپنا نام محمدی رکھا ہوا ہو یا عیسائی ۔ براہمو سماج کے ممبر ہون یا آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہون ۔ دیو سماج کے سبھا سد ہون یا جینی کے اصولون کا اقرار کرتے ہون ۔ پانچ پانچ وقت کی نماز ادا کرتے ہون یا خدا کو [illegible] دیتے ہون یا بھگوتی کی پوجا میں پہرون گھنٹی ہلاتے ہون غرضیکہ کسی بھیس کسی رنگ کسی ملک کے ہون چانڈال سماج شیطان سماج اور کافر سماج کے ممبر ہین ۔

جیسے اپنا نام منشی رکھ لینے اور منشیون کا سوانگ بہرنے سے کوئی اصل منشی نہین ہو سکتا ۔ جیسے شیر کی کہال پہنکر کوئی گیدڑ درحقیقت شیر نہین بن سکتا ۔ جیسے گدہا گھوڑے کے کان اور دم لگا کر اصل مین گھوڑا نہین ہو سکتا ویسے ہی اِس سماج یا اُس سماج کے رجسٹر مین اپنا نام لکھا کر اِس سماج یا اُس سماج کا دراصل ممبر نہین ہو سکتا ہے دہرماتما اور خدا پرست اپنا نام رکھ لینا بہت ہی آسان کام ہے ۔ مگر فی الحقیقت دہرماتما اور خدا پرست ہونا بہت ہی مشکل ہے ۔ یہ نام اور باہر کا بھیس نہین بلکہ ہماری دل کی خاصیت اور زندگی کی رفتار ہی جو ہمارے خدا پرست یا شیطان پرست ہونے مین بخوبی تمیز بتلاتی ہے ۔ جن لوگون کی روز مرہ زندگی تو شرارت اور ہر قسم کی بے ایمانی سے بہری ہوئی ہے اور جنہون نے صرف اس سماج یا اُس سماج کے رجسٹر ممبران مین اپنا

نام درج کرا کر اپنے آپ کو نجات یافتہ (اور مکتی یافتہ) مانکر دوسرون کو
جو چلن مین اُن سے اچھے بھی ہین) حقارت کرنا سیکھ لیا ہے وہ گویا
کسی ایک بڑے بھاری گرداب مین پڑے ہوئے ہین ؛
جن کی نگاہ ظاہری صورت سے پرے نہین دیکھ سکتی صرف وہی
نام اور باہر کے بھیس وغیرہ کو دیکھ کر دھوکے مین آسکتے ہین - مگر سوالات
کی جڑ کو کھوجنے والے اور بھیس وغیرہ نا نیکے پردونکے غوطہ لگانے والے
زندگی کی رفتار اور چال چلن کو ہی سب سے بڑی کسوٹی جانتے ہین ان
کو معلوم ہے کہ جیسے روپیون کا کھرا کھوٹا ہونا اون تھیلیون کی رنگت
اور کترچیانٹ پر منحصر نہین ہے جن مین پڑا ہوا ہے - ویسے ہی کسی
شخص کا دہرماتما یا پاپی ہونا ظاہری شکل وصورت اور نام اور بھیس وغیرہ
پر ہرگز ہرگز منحصر نہین رکھتا ؛
جن لوگون نے مذہبی دنیا کی تواریخ اور حالات کو پڑھا ہے اور موجودہ
معاملات پر غور کرتے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ محض نام اور بھیس اور
چند اقرارون یا انکارون مین ہی کسی کو دہرماتما یا پاپی جان لینے سے
دنیا مین کسقدر قتل وخونریزیان ہوئی ہین - اور اس چھلکون اور بدیون
کی لڑائی مین کسقدر فساد اور ابتری برپا ہوئی ہے ایک مصنف کا بیان
ہے کہ "دنیا مین جسقدر لڑائیان اور خونریزیان ہوئی ہین انمین قریباً تین
چوتھائی مذہبی جھگڑون کے باعث ظہور مین آئی ہین" - راما نندیون
نے نیا نندیون کے خون بہائے ہین - نیا نندیون نے راما نندیون
کو قتل کیا ہے - رومن کیتھلک نے پروٹسٹنٹون کو آگ مین جلایا
ہے - اور پروٹسٹنٹون نے رومن کیتھلک کو دریاؤن مین ڈبایا ؛

مسلمانوں نے ہندؤوں کو تہ تیغ کیا ہے اور ہندؤوں نے مسلمانوں کی بیخکنی
میں کوشش کی ہے وغیرہ وغیرہ - کہاں تک بیان کیا جاوے ایک
عجیب فساد برپا ہوا ہے - اس تمام کی بنیاد بہت کچھ یہی معلوم ہوتی
ہے کہ لوگوں نے دہرم اور پاپ - خدا پرستی اور شیطان پرستی کو
صرف باہر کے نام بھیس اور چند ظاہری رسم کو یا خاص کتاب کو الہامی یا
خدائی ماننے میں ہی سمجھا ہوا ہے - جب ایک فریق دوسرے جیسا نام
بھیس طریق عبادت یا چند رسوم نہیں رکھتا تو دوسرا فریق پہلے کو اور پہلا
دوسرے کو کافر اور ملحد جانتا ہے - اگر اصلی دہرم اور پاپ کے لحاظ سے
محبت یا نفرت کیجاتی (جو در حقیقت ہونی چاہیے) تو دنیا کا کچھ اور ہی
نقشہ نظر آتا - آجکل ہم ایک دوسرے سے عموماً ایسے ایسے سوال کرتے
ہیں "آپ کیا مانتے ہو" اور جب ایسے ایسے جواب پاتے ہیں کہ "میں
خدا کی ہستی کو مانتا ہوں" "حضرت عیسیٰ کو پیغمبر خدا جانتا ہوں" "حضرت
محمد کو خدا کا رسول اور خاتم النبیین مانتا ہوں" "ویدوں کو غلطی سے
بالکل مبرا سمجھتا ہوں" وغیرہ وغیرہ - تو بس ہم اوس آدمی کی طرف سے اپنے
ویسے ہی زبانی عقیدوں کے لحاظ سے خوش یا ناخوش ہو کر اسکے پاک
یا ناپاک - خدا پرست یا کافر ہونے کے لئے کافی سمجھ لیتے ہیں - حالانکہ
ہمارے بڑے سوال یہ ایسے ہونی چاہئیں "آپ کس طرح سے
روپیہ کماتے ہو؟" "اپنے کاروبار میں سچائی اور ایمانداری سے کبھی
روگردانی تو نہیں کرتے؟" "اپنی دہرم سے کمائی ہوئی دولت اپنے
عیاشی کے سامانوں میں خرچ کرتے ہو یا اپنی ضروریات نکال کر باقی کو سچائی
اور انصاف کے پھیلانے میں خرچ کرتے ہو؟" "اپنے کانشنس اور سچائی

اور انصاف کے اصولون سے کسی صورت مین دنیا کی بھلائی کی تجاویز ہو رہی
ہون انہین فوراً اپنی تمام علی ہمدردی کو شامل کردو - اس تنگدلی کو بالکل
دل سے خارج کردینا چاہیئے - کہ وہ ہمدرد تو براہمہ سماجی ہے اوس کے
لیکچر مین نہین جاتے اوس یتیم خانے کا انتظام تو آریہ سماج کی طرف سے
ہے اوسے مدد نہین کرتے - اس اصلاح کا مجوز تو عیسائی ہے اوس سے ہمدردی
نہین کرتے - وغیرہ وغیرہ - بلکہ چاہیئے کہ جو لوگ ہمارے خیالات سے کسیقدر
کچھ مختلف بھی ہون اور ہمارے جلسون مین نہ آتے ہون خود اون کے
جلسون مین جائین - اور جسقدر اون کے نیک اور بھلائی کے کام ہین
اون مین شریک ہوکر اپنے آپ کو سچا دہرماتما ظاہر کرین اور اپنی مثال
سے اُن کو اون کی تنگدلی پر شرمندہ کرین - محبت اور نرمی سے اپنی
صداقت اور اون کی غلطی کو انپر ظاہر کرین - اور بلا تعصب اون کی صداقت
اور خوبی کو اپنے بھیتر جذب کرین اور اوس کی داد دین - تعصب اور
ہٹ دہرمی کو چھوڑنا بہت ہی مشکل کام ہے - یہ سانپ کی زہر کی
طرح چُپ چاپ ہمارے دل کی رگ رگ مین رم جاتی ہے *
مگر پھر بھی جو اپنے دل کی پڑتال اور اپنے نقصون پر متواتر دھیان
رکھتا ہے - وہ اس بیماری سے بہت کچھ بچا رہتا ہے - اس سال شملہ
براہمہ سماج کے سالانہ جلسہ مین اس قسم کی بات چیت ہوئی تھی - آریہ
سماج کے ممبر کہتے تھے کہ براہمہ سماج کے ممبر ہمارے جلسون مین نہین
آتے اور ہم اون کے جلسون مین جاتے ہین - اور براہمہ سماج کے ممبر
کہتے تھے کہ ہم جاتے ہین اور آریہ لوگ ہمارے جلسون مین نہین آتے -
وغیرہ وغیرہ - خیر یہہ گلہ اور شکایت تو کچھ ہی ہو مگر بڑا سوال یہہ ہے -

کہ جو لوگ ایک دوسرے کے جلسون مین جاتے بھی ہین وہ کو فساد لیکر جاتے ہین۔ وہان سے کچھہ فایدہ اُٹھانے کے لئے شریک ہوتے ہین یا ایک دوسرے کی عمدہ اور معقول کارروائی کا بھی خاکہ اُڑانیکے لئے۔ اگر اون کی صداقتون سے خود بہرہ مند ہونے اور اپنے تجربون سے اُن کو بہرہ مند کرنے کے لئے جاتے ہین تو شامل ہونا بڑی تعریف کی بات ہے اور جو شامل نہین ہوتے وہ غلطی پر ہین۔ لیکن اگر خاکہ اُڑانے کے لئے ایک دوسرے کے جلسون مین شریک ہوتے ہین تو اس سے بڑہکر اور شرم کا مقام کون سا ہوسکتا ہے۔ اور اس شامل ہونے [illegible] شامل نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ کسی سماج یا کسی شخص کو کچھہ بھی جاننے سے پیشتر یہہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اپنی بہتری کے لئے اپنے غرور۔ اور ہٹ دہرمی کی رسّی کو تہوڑی دیر کے لئے زمین پر رکھہ دین۔ اور تعصب کی آنکھہ پر چادر کو جبکے جیتے جی کوئی صداقت اور خوبی داخل نہین ہوسکتی۔ اپنے دل کے دروازے سے ہٹا دیوین ؞

اے دہرم کے راستہ کے مسافرو! بے تعصبی کی آنکھہ کی عینک لگا کر اس پر چلکر صداقت کی تلاش کرتے چلے جاؤ۔ صداقت اور خوبی کی تلاش مین ایک جگہہ بند ہوکر یہہ مت کہدو کہ بس صداقت کا یہین خاتمہ ہوگیا ہے۔ اس کتاب یا اس ہادی پر ہی صداقت کا ظہور ہونا تمام ہوچکا ہے۔ اس سے بڑہکر اور کسی پر نہین ہوسکتا۔ جیسے دنیا کے دیگر علوم اور فنون لا انتہا درجہ مین ترقی پذیر ہین۔ ویسے ہی دہرم اور صداقت کے اسرار اور قوانین کے بھی لا انتہا خزانے ہین۔ ہمیشہ لا انتہا ہے اور دہرم اور ہر ایک کا رفتار بہی کوئی انتہا نہین رکہتا۔ اگر کوئی [illegible]

سکے اکٹھا کرنے مین خود دہرم اور انصاف کے گلے پر چھری پھیری ہے
ایسے روپیہ کو یہ بھی دان اور دہرماتما دہرم کے کام مین لگانے سے ڈرتے
ہین۔ اگر ایک شخص چار پیسے رقد محنت حق سے کماتا ہے اور اپنی ضروریات
سے بچا کر ایک دمڑی یا آدہی دمڑی پن کے راستہ مین خرچ کرتا ہے
تو وہ سچا دہرم دان ہے اور اوس کا دینے والا دہرماتما ہے۔ کیونکہ پن
دان کا اچھا ہونا پن دان کے زیادہ ہونے پر اسقدر منحصر نہین ہے
جیسا کہ اس بات پر ہے۔ کہ وہ روپیہ وہ چیز جس کو دان سمجھکر دیا جاتا
ہے۔ کس طرح سے کمایا ہے اور کس نیت سے دیتا ہے ؛

"ایز نون کی چوری اور سوئیون کے دان" کے مسئلہ کی پیروی
کرکے ہم ان شخصون سے دہرماتما مہرشی وغیرہ کے خطاب حاصل کر سکتے
ہین کہ جو دہرم کے قوانین اور اسرارون سے ناواقف ہین اور خود اسی
مسئلہ کی پیروی کرتے ہین۔ مگر سچے دہرماتما ہمکو کبھی دہرماتما نہین کہہ سکتے
بعض دفعہ ہم ایسا بھی کرتے ہین کہ ایک عرصہ تک بے ایمانی اور ہر ایک قسم
کی دہوکا بازی سے روپیہ جمع کرتے رہتے ہین۔ جب بہت سا روپیہ
جمع ہو گیا۔ تو کسی اپدیش کی چوٹ یا سوسائٹی مین نام حاصل کرنے کی
نیت سے بے ایمانی کی آمدنی کو بند کر دیتے ہین اور مدرسون اور
دیگر رفاہ عام کامون مین اوس روپیہ کا کسیقدر حصہ خرچ کرکے اپنے
آپ کو ملکی خیر خواہون اور حق پرستون کی جماعت مین سمجھنے لگتے ہین۔
مگر ہمارا ایسا خیال ہماری سخت گمراہی کا ثبوت ہے کیونکہ گو ہم نے اب
بے ایمانی سے روپیہ کمانا چھوڑ [illegible]

[illegible]

گو دھرم کھانڈے کی دھار ہے مگر کھانڈے کی دھار کا نام سنکر
ہمکو دھرم کے راستے سے ہمت نہ ہارنی چاہیے۔ بلکہ دنیا کے بڑے بڑے
مہاتماؤں اور اودیاؤں کی زندگی کی مثال سے یہ سبق سیکھنا چاہیے
کہ دھرم گو اول میں کھانڈے کی دھار ہے مگر آخیر میں امرت اور آب حیات
کی دھار بن جاتا ہے۔ ہمکو سچائی انصاف اور دیا کے عالمگیر اصولوں
پہ بے دھڑک ہوکر چلا جانا چاہیے۔ اس سفر میں ایک پرمیشور کو اپنا
اور سب سے پیارا جاننا چاہیے۔ پرمیشور کی کرپا اور ہماری ہمت ملکر
ضرور وہ دن لے آویگی کہ دھرم جو کھانڈے کی دھار ہے امرت کی دھار بن
ہمارے آتما کو پرمانند اور شانتی کے پانی سے ایسا شاداب کر دے گا
کہ دنیاوی حادثات کی خوفناک گرمی اور طوفان ہماری تازگی کے
سمندر کو ہرگز ہرگز پراگندہ نہ کر سکیں گے ۔

اے دھرم کی منزل کے مسافرو! ایمان الٰہی کی مقدس مشعل کی
روشنی میں صدق دلی سے چلے جاؤ۔ اور اپنے کاروبار اور زندگی کے
برتاؤ میں کہیں اور کسی حال میں جھوٹ دھوکا بازی اور بے ایمانی
کا ذرا بھی دخل نہ ہونے دو۔ ذرا ذرا سے معاملات میں بھی انصاف کو
نگاہ رکھو اور نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دو۔ جھوٹ سے اوس وقت کے لئے
خواہ کتنا ہی امن و امان اور فائدہ نظر آتا ہو۔ مگر اوس سے ہرگز کام
نہ لو۔ اور سچ سے اوس وقت میں کتنا ہی نقصان اور مصیبت سامنے
نظر آتی ہو۔ سچ سے منہ نہ موڑو۔ جھوٹ کا خیالی امن انجام میں بیحد
خرابی اور مصیبت کے طوفان برپا کرتا ہے اور دھرم کے راستے کا [illegible]

اور مصیبت اپنے لئے اور دنیا کے لئے لاانتہا آنند اور امن [illegible]
ہوتی ہے۔ دنیا کے تمام مہاتماؤں اور پیغمبروں کی زندگی [illegible]
اس صداقت کی تائید کرتی ہے جو لوگ جھوٹ افسانہ سازی اور
حکمت عملی سے دھرم کو پھیلانا چاہتے ہیں وہ دھرم کی ترقی نہیں کرتے بلکہ
اپنی اور دھرم کی مٹی خراب کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں مہاتما ٹھیک اس
ڈاکٹر کی طرح [illegible] ہے کہ جو اوسی بیمار کا سر کاٹ کر اوسی بیمار کے پھوڑے
کو اچھا کر دیگا۔ دھرم بتاتا ہے "حقیقی دھرم جھوٹ فریب وغیرہ کرنے کی
اجازت دینا تو درکنار۔ جھوٹ فریب کے خیال تک کو بھی از حد
نفرت کرتا ہے۔ جو لوگ دنیا میں خدا پرست مہاتما اور پیغمبر کہلاتے ہیں
اون کی کامیابی اور طاقت کا بڑا باعث یہی ہوا ہے کہ اونہوں نے
جس اصول کو جس وقت ٹھیک جان لیا ہے اوس کو صدق دلی سے
اپنی عملی زندگی میں پیدا کر دکھایا ہے۔ یہ ہرگز خیال نہیں کیا کہ دنیا اسکی
بابت کیا سمجھتی ہے اور کیا سلوک کرتی ہے۔ یہ سنسیرٹی [illegible]
یا صدق دلی کا اصول جیسا پہلے زمانہ میں طاقتور اور ایک بھاری کامیابی
کا باعث ہوا ہے۔ ویسا ہی اس زمانے میں ہے۔ جب ہم ایک اصول
پر پورے طور پر عمل نہیں کرتے یا عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پھر اگر ہم
کہیں کہ ہم اس اصول کو مانتے ہیں تو ہمارے جیسا جھوٹا اور دھرم کا
دشمن اور کون ہو سکتا ہے۔ جیسے جواہرات ادھر ادھر بکھرے ہوئے
نہیں بلکہ بڑی بڑی گہری کانوں میں بڑی محنت کرنے سے ملتے ہیں
جیسے موتی سطح پر کائی اور کوڑے کرکٹ میں تیرتے نہیں پھرتے بلکہ
سمندر کی تہ میں ہوتے ہیں ویسے ہی دھرم اور اوسکی صداقتیں

[illegible] باہر کے تمام اوصاف نہیں اور چند ظاہر رسم کے چھلکوں [illegible] بیرونی
چھوٹی چھوٹی پابندیوں میں نہیں رہ سکتے - بلکہ تمام نفسانی جذبات اور
ناپاکیوں سے آزاد ہو کر اپنے آقا اور بیرونی نیچر (nature)
اور دنیا کے تمام تماشوں کی خوبیاں اور دلکشی گونا گوں تعلیم کے بہتر
گہرا اور بہت ہی گہرا غور طلب نکات سے نا تہ آتے ہیں۔ جہاں تماشا ایک
دور و نزدیک کام نہیں ہے - بلکہ وہ ہماتما ہونے کے لئے بہت کوشش
اور کشمکش اور مصیبتوں کے طوفان سے گذرنا پڑتا ہے ؛

پیارے ہموطنو! اب میں اپنی عرض کو ان چند الفاظ اور تھوڑی
سی پرارتھنا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ انیسویں صدی نے دنیا کے بیرونی
کاروبار اور علوم میں تقریباً تمام بناوٹی بندشوں اور رکاوٹوں کو کاٹ کے
ایک دوسرے کو ملا دیا ہے - جہاز رانی ریلوے اور ٹیلیگراف وغیرہ
نے بیرونی دنیا کے کاروبار اور کارخانوں میں جسقدر انقلاب پیدا کیا
ہے اور باہمی تبادلہ کے قانون کو جسقدر وسعت دی ہے وہ ایک
محب وطن شخص کے لئے جیسا حیرت انگیز ہے ویسا ہی مسرت بخش ہے ؛
پس انیسویں صدی جو جسمانی یا مادی دنیا میں تمام بناوٹی
بندشوں کو بڑے زور و شور کے ساتھ توڑ کر ایک ملک کو دوسرے
ملک کے ساتھ ایک براعظم کو دوسرے براعظم کے ساتھ ملاتی
چلی جاتی ہے - ویسے ہی انیسویں صدی نہیں چاہتی کہ مذہب کے
معاملات میں کوئی بناوٹی بندش قائم رہے - انیسویں صدی چاہتی
ہے کہ مذہب کے معاملات میں بھی تبادلے کا اصول بڑے زور و شور
کے ساتھ جاری ہو - جیسے انگلینڈ اور امریکہ کے عجائبات ایشیا اور